آئی ایم ایف اور پاکستان کی مجبوری

منافقتوں کے نصاب پڑھ کر محبتوں کی کتاب لکھنا بڑا کٹھن ہے خزاں کے موسم میں داستان گلاب لکھنا

خوددار قوم میں غریب ہو سکتی مقروض نہیں، آندھی طوفان کا مقابلہ کھڑے ہو کر نہیں لیٹ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ جناب اسد عمر، جناب رزاق داود اور جناب عشرت حسین نے پہلے ہی آسان اور بزدلانہ فیصلہ کر لیا تھا اور بعد میں معاشی ماہرین (جو ماضی کی حکومتوں ا، ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے ہمدرد ہیں) کا میلہ سجا کر ان کے منہ میں ڈال دیا گیا کہ آئی ایم ایف سے بہتر اور کوئی راستہ نہ بتایا جائے اور پھر وزیر اعظم صاحب نے عوام کو بتایا کہ آئی ایم ایف سے بہتر کوئی راستہ نہیں۔ میری ذاتی رائے میں خاں صاحب کو ذہن میں رکھنا چاہئے تھا کہ جن حالات میں انھوں نے عنان حکومت سنبھالا ہے وہ غیر معمولی ہیں آپ نے صرف نیشنل سٹیٹس کو کو ہی چیلنج نہیں کر رہے بلکہ انٹرنیشنل سٹیٹس کو کو بھی مخالف بنا رہے ہیں۔ اور آئی ایم ایف کی مخالفت کا کام یہ دونوں (لوکل اور انٹرنیشنل سٹیٹس کو) آپ کو آسانی کے ساتھ کرنے نہیں دیں گے۔ آپ کو پاکستانی معاشی ماہرین (ڈاکٹر طلعت انور، ڈاکٹر اشفاق صاحب) سے بھی مستفید ہونا چاہئے تھا۔ کوئی پاکستانی معاشی ماہر اگر حکومت پر تنقید کرتا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کی وہ پاکستان کا مخالف ہے۔ اللہ نے خود تو زمین پر اتر کر آپ کی مدد نہیں کرنی تھی اور موجودہ بین الاقوامی سیاسی کو ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکے لئے آپ کی مدد کے لئے خلائی مخلوق کو زمین پر اتار دیا ہے۔ آپ چونکہ بہادر انسان ہیں اور بڑے فیصلے دل سے ہوتے ہیں دماغ سے نہیں آپ کا انتخاب اللہ نے اسی لئے کیا تھا کہ مشکل فیصلے بڑے لوگوں کے حصہ میں آتے ہیں، تن آسان گر گئے سجدوں میں جب وقت قیام آیا آپ نے ذہین بونوں کی ٹیم (جناب اسد عمر، جناب رزاق داود اور جناب عشرت حسین) منتخب کر کے اور ان کی بات مان کر اپنے لئے مشکلات بڑھالی ہیں۔

لیڈر عوام کے پیچھے چلنے کی بجائے ان کو پیچھے چلاتا ہے عوام کو وہ نہیں دیتا جو وہ مانگتے ہیں بلکہ وہ دیتا ہے جو ان کی ضرورت ہو، اب بھی وقت ہے اور قوم سے خطاب کریں اور بتائیں کہ موجودہ معاشی حالات کس بات کے متقاضی ہیں لیکن ہم آئی ایم ایف جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اور عوام سے ساتھ دینے کی اپیل کرتے، کہتے اس وقت بیرونی قرضوں کو ادا کرنے کے کئے ڈالر کی ضرورت ہے اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے اپنے پروگرام سے عوام کو آگاہ کریں۔ مثلاً

ا۔ جس جس پاکستانی کے پاس ڈالر ہیں وہ مارکیٹ میں فروخت کر دیں تاکہ ڈالر کو اس کی اصل اوقات میں رکھا جائے۔

۲۔ بیرون ممالک میں بانی پی ٹی آئی پاکستانیو کو بلا کر اعتماد میں لیں پھر دیکھیں کس طرح ڈالر پاکستان میں آتے ہیں۔

۳۔ ۲۲ کروڑ عوام ابھی بھی کہیں نہ کہیں رہ رہے ہیں گھر سے زیادہ ان کی ضرورت روزگار ہے۔ ھاوسنگ پراجیکٹ روک دیں۔ آپ کو ایڈوائس غلط دی گئی ہے۔ یہی پیسہ انڈسٹریز پر لگائیں جس سے عوام کو روزگا میسر آئے گا۔ روزگار ہوگا تو گھر وہ خود بنالیں گے، آپ روپے یا ڈالر کو گردش میں لائیں آمدن شروع ہو اور پھر بھی اگر ذہین بونوں کی تسلی نہ ہو اور وقتی طور پر اگر آئی ایم ایف کے پاس جانا ہی پڑے تو ۱۰ مہینے والا پیکج لیں۔ پھر بیرون ممالک پاکستان کا پیسہ واپسی کا پلان بتائیں۔

ارشد نعیم چوہدری۔ کویت ۲۰۱۸-۱۰-۱۰